20961-اسلام قبول کرنے کے لیے نصرانی عورت کا تردد اور اپنے خاندان سے اپنے تعلقات کے بارہ میں سوال

سوال

میں ایک عیسائی عورت ہوں اور ایک مسلمان شخص سے محبت کرتی اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں، اس نے میری اسلام کی طرف راہنمائی کی حتی کہ میں نے اسلام کے دین صحیح ہونے کے علمی دلائل بھی دیکھے، اب میں نہ تو مسلمان ہوں اور نہ ہی عیسائی رہوں ہوں بلکہ ایک درمیانے موقف کی مالک بن چکی ہوں۔

میں حقیقتا اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں اور حقیقی طور پر اس کی کوشش بھی کر رہی ہوں، پہلے میں حقیقتا بہت زیادہ عیسائیت پر قائم تھی لیکن اب مجھے اس کا شعور بھی نہیں رہا، اور میرا خاندان بھی میرے اسلام قبول کرنے پر راضی ہے اگرچہ یہ بات مجھے اچھی لگتی ہے اور میں ان شاء اللہ عنقریب اسلام بھی قبول کرلوں گی۔

لیکن مجھے ایک پریشانی ہے جو مجھے اطمنان اور میری رغبت پوری کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے، اور اگر مجھے اسلام قبول کرتے وقت اطمنان محسوس نہ ہوا تو میں یہ محسوس کرونگی کہ میں نے صرف اسلام اس لیے قبول کیا ہے تا کہ اس مسلمان شخص سے شادی کر سکوں، لیکن میں یہ نہیں چاہتی بلکہ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اسلام صرف اللہ تعالی کے لیے قبول کروں، اور اب میں اپنے اس معاملہ میں گھری ہوئی ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ:

کیا میں اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے غیر مسلم خاندان سے مل سکتی ہوں؟

میں نے ایک اسلامی ویب سائٹ پر پڑھا ہے کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنی ناپسندیدہ جگہ پر جانے سے منع کردے یا پھر جن اشیاء کو وہ نہیں چاہتا ان سے اپنی بیوی کو منع کردے تو بیوی کو اس کی اطاعت کرنا پڑتی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے خاندان سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، اسی لیے انہوں نے میرے قبول اسلام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالی، اور میں بھی یہ نہیں چاہتی کہ انہیں چھوڑوں اور وہ مجھے چھوڑنا نہیں چاہتے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے وضاحت سے یہ بتائیں کہ کیا میرے لیے ممکن ہے کہ میں ان سے مل سکوں، اور ان کی تہواروں میں ان کے ساتھ شرکت کر سکوں؟

اور کیا میں ان کے تہواروں پر ھدیہ اور تحفہ کا تبادلہ کر سکتی ہوں مثلا کرسمس وغیرہ کے تہواروں پر؟

پسندیدہ جواب

اول:

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جیسی عورت کو اسلام قبول کرنے میں کسی بھی قسم کا تردد زیب نہیں دیتا اور نہ ہی آپ کے لائق ہے کہ آپ قبول اسلام میں تردد کریں، کہ جس کے پاس کلام کا اتنا اچھا اور بہتر اسلوب ہو، اور عقل و حکمت بھی رکھتی ہو کہ غلط اور صحیح کیا ہے، بلکہ آپ کو تو اپنے علاوہ جو کہ حیران اور صراط مستقیم سے ہٹ چکے ہیں ان کے ایک راہنمائی کرنے والی ہونا چاہیے۔

آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کے قبول اسلام کے پختہ عزم اور آپ کے درمیان صرف اور صرف شیطان حائل ہے، اور وہی ہے جو آپ کو اس قسم کے واہمے اور وسوسوں سے دوچار کر رہا ہے کہ آپ کا مسلمان ہونا ذاتی اطمنان کی وجہ سے نہیں، اور اس سے تم مطمئن نہیں ہو سکتی، اور اس کے علاوہ دوسرے قسم کے وسوسے وغیرہ جو آپ کے ذہن اور عقل میں پیدا ہو رہے ہیں، جن کی بنا پر آپ دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرنے کا فیصلہ کرنے میں تردد کا شکار ہیں۔

آپ کا قبول اسلام صرف اور صرف اللہ تعالی کے لیے ہے، اور وہ مسلمان تو صرف اس میں ایک سبب کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ اس طرف ایک راہ بنا ہے، اور کسی بھی آدمی پر یہ عیب نہیں لگایا جا سکتا یہ کسی ایسی عورت کے لیے مسلمان ہوا جو کہ اسے نصیحت کرنے والی اور اس کی راہنمائی کرنے والی ہو۔

اور اسی طرح کسی عورت پر بھی یہ عیب نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ کسی ایسے مرد کے سبب سے اسلام قبول کر رہی ہے جو اسے وعظ و نصیحت کرتا اور اس کی صحیح راستے ہی راہنمائی کرتا ہو، آپ کے سامنے دین اسلام میں واقع شدہ ایک عورت کا ایسا قصہ رکھتے ہیں جس کی کوئی مثال اور نظیر نہیں ملتی، یہ اس امت کے نوادرات میں شامل ہوتا ہے، اس واقعہ اور قصہ میں آپ مکمل طور پر غور و فکر کریں:

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ابو طلحہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کا پیغام دیا تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں:

اے ابو طلحہ اللہ تعالی کی قسم تیرے جیسے مرد کو واپس نہیں کیا جا سکتا، لیکن تو ایک کافر شخص ہے، اور میں مسلمان عورت ہوں میرے لیے یہ حلال نہیں کہ میں تیرے ساتھ شادی کر سکوں، لیکن اگر تو مسلمان ہو جائے تو میری شادی کا یہی مہر ہوگا، اس کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرتی، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کی شادی کا مہر بھی اسلام ہی تھا۔

ثابت رحمہ اللہ تعالی جو کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے کسی بھی عورت کے بارہ میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ام سلیم کے مہر سے اچھا اور قیمتی ہو۔

ام سلیم کے ساتھ ابو طلحہ کی شادی ہو گئی اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔

سنن نسائی حدیث نمبر (3341) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

آپ یہ جان لیں کہ آپ کے دل کی تہوں تک ایمان بہت ہی جلد داخل ہو جائے گا، اور یہ ساری کی ساری دنیا اس عظیم نعمت میں گزری ہوئی ایک گھڑی کے برابر بھی نہیں ہو سکتی، اسلام میں تو کچھ لوگ صرف مال حاصل کرنے کے لیے داخل ہوتے تھے لیکن ان کے دلوں میں بھی اسلام کی محبت بہت ہی جلد داخل ہو جاتی اور وہ اسلام سے محبت کرنے لگتے تھے، اور پھر وہ اسی اسلام کی وجہ سے لڑائیاں لڑتے اور اس کے لیے اپنی سب سے قیمتی اشیاء اور اپنے آپ کو بھی قربان کر ڈالتے تھے۔

تو آپ پر بھی یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے نفس سے مجاھدہ کریں اور یہ علم میں رکھیں کہ شیطان چاہتا ہے کہ آپ کو وہ اس سعادت اور دین فطرت اور دین عقل سے دور رکھے، آپ دین اسلام میں داخل ہو کر وہ دین اختیار کریں گی جو کہ آدم اور ابراھیم، اور موسی، اور مسیح عیسی علیھم السلام جمیعا کا دین تھا، یہ وہی دین ہے جو کہ دین فطرت کہلاتا ہے اور اسی دین پر سب

لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے ۔

اوراس سارے کے سارے جہان کا صرف اور صرف ایک ہی رب اورالہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، وہی توحید اور عبادت کا مستحق ہے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہی کچھ دے کر مبعوث کیا گیا ہے جو کہ پہلے انبیاء اور رسل کو دے کر مبعوث کیا گیا تھا ۔

لھذا آپ بھی انبیاء اور رسل کے متبعین کے گروہ میں شامل ہوجائیں جس سے آپ کو دنیا اور آخرت میں سعادت ملے گی ۔

دوم :

اسلام آپ کو اپنے خاندان سے ملاقات کرنے سے نہیں روکتا ، بلکہ اسلام تو آپ کو ان کی وصیت کرے گا تا کہ آپ ایک مسلمان عورت کے لیے آپ ایک اچھی مثال بن سکیں ، اوران کے قبول اسلام میں آپ ان کا تعاون کریں اور مددگار ثابت ہوسکیں ، اور پھر لوگوں میں سے سب سے اولی اس لائق تو آپ کے خاندان والے ہیں کہ وہ بھی اس عظیم نعمت میں آپ کے ساتھ شامل ہوں ۔

اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں میرے پاس قریش سے معاہدہ کی مدت کے دوران (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا) میری والدہ آئیں جو کہ ابھی مشرکہ ہی تھیں ، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارہ میں سوال کرتے ہوئے ان سے کہا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری والدہ آئی ہیں اور وہ رغبت بھی رکھتی ہے تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم حدیث نمبر (1003) ۔

تو دیکھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دے رہے ہیں کہ مسلمان اپنے خاندان کے ان لوگوں سے بھی صلہ رحمی کرے دین اسلام پر نہیں ، بلکہ اگرچہ وہ لوگ اسے اپنے دین کی دعوت دیں اور اسے مشرک بنانے کی کوشش بھی کیوں نہ کریں لیکن اسلام اسے یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ ان کی بات تسلیم کرتے ہوئے اپنے دین کو ہی بدل کر مشرک بن جائے ، بلکہ اسے یہ حکم دیا ہے کہ وہ ان سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرے اور نرم رویہ کے ساتھ پیش آئے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے ، اس کی ماں نے اسے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے ، کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر ، (تم سب کو) میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے ۔

اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم بھی نہ ہو تو تو ان کا کہنا نہ ماننا ، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو ، تمہارا سب کا میری ہی طرف ہے ، تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبر دار کردوں گا } لقمان (14-15) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر اور خاندان والوں کو دعوت دینے کا اہتمام کیا اور ان کے پاس جاتے اور دعوت دین دیتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کو بھی دعوت دی اور اس کے پاس گئے جبکہ وہ موت کے آخری سانس لے رہا تھا اور اس پر اسلام پیش کیا ۔

تواس لیے آپ کے لیے کوئی اپنے خاندان والوں کوملنے میں کوئی چیز مانع نہیں ، اوریہ سب کچھ آپ اپنے خاوند کے ساتھ مل کراور متفق ہوکر کریں ، اورآپ اس زیارت اورملنے کوانہیں خیر اورحق کی دعوت دینے میں استعمال کریں اوران کے ہاتھ پکڑکرانہیں نجات کی راہ دکھائیں ۔

اس طرح کی زیارت اورملاقات میں حرام تووہ ہے جس میں مرد وعورت کا اختلاط ہواوریا پھر اجنبی مردوں سے مصافحہ وغیرہ اوریاان کے تہواروں میں شرکت ، آپ پر یہ کوئی مخفی نہیں کہ اسلام جواحکام لایا ہے اس میں لوگوں کے لیے دنیاوی اوراخروی دونوں مصلحتیں ہیں ۔

ان کے ساتھ تحفہ تحائف کے تبادلے میں بھی کوئی حرج نہیں ، اورہوسکتا ہے کہ یہ چیزان کی لیے تالیف قلب کا باعث اورسبب بنے اوراس کی بنا پروہ اسلام کی طرف راغب ہوجائیں ، جب یہ تحفے ان کے دینی تہواروں پرہوں توان کا قبول کرنا جائز نہیں ، اورنہ ہی ان موقعوں پرانہیں تحفے دینا ہی جائزہیں ، اس لیے کہ ایسا کرنے میں باطل پران کی اعانت اورمدد ہے اوران کے اس فعل پررضامندی کا اظہار ہے ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (1130) کے جواب کا بھی مرجعہ کریں ۔

واللہ اعلم.